جناب الحاج محمد ابراہیم یوسف باوا (برطانیہ)

حاکم کی ذمّہ داریاں

ساری دنیا میں جہاں بھی نظر اٹھاویں کرسی اور اقتدار حاصل کرنے کا جھگڑا دیکھنے، سُننے اور پڑھنے میں آتا ہے چاہے اس کی اہلیت و قابلیت رکھتا ہو یا نہیں، اس کے لیے تختوں کا اُلٹ جانا، خون خرابہ ہونا روزانہ کا معمول بن چکی ہیں اور اس میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں برابر کے شریک ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ ملک کا حاکم، قوم کا لیڈر، دینی اداروں اور کاموں کا بڑا اور امیر بننے بنانے سے پہلے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو جاننا نہایت اور اشدّ ضروری ہے تاکہ اپنی ذمّہ داریوں کا احساس و علم ہو اور اپنی ذمہ داریوں کو شرعی حدود میں رہ کر پوری طرح ادا کر سکے۔

ایسے لوگوں کے لیے جو شرعی حدود میں رہ کر حکومت کا پورا حق ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

> "یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو اللہ (تعالیٰ) کے اختیار میں ہے۔" (الحج ۲۲: ۴۱) (بیان القرآن ص۶۲۰)

تفسیر آیت شریفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ "معارف القرآن جلد ۶ ص۲۷۱" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

> "اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ان کو زمین میں حکومت و اقتدار دیدیا جائے تو یہ لوگ اپنے اقتدار کو ان کاموں میں صرف کریں گے کہ نمازیں قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کاموں کی طرف لوگوں کو دعوت دیں، بُرے کاموں سے روکیں اور یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ یہ آیات ہجرت مدینہ کے فوراً بعد اس وقت نازل ہوئی ہیں جبکہ مسلمانوں کو کسی بھی زمین حکومت و اقتدار حاصل نہیں تھا، مگر حق تعالیٰ نے اُن کے بارے میں پہلے ہی یہ خبر دیدی کہ جب اُن کو اقتدار حکومت ملے گا تو یہ دین کی مذکورہ اہم خدمات انجام دیں گے، اسی لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا ثناء قبل بلاء یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد عمل کے وجود میں آنے سے پہلے اس کے عمل کرنے والوں کی مدح و ثنا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی اس خبر کا جس کا وقوع یقینی تھا اس دنیا میں وقوع اس طرح ہوا کہ چاروں خلفائے راشدین اور مہاجرین الذین اخرجوا کے صحیح مصداق تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کو سب سے پہلے زمین کی تمکنت و قدرت یعنی حکومت و سلطنت عطا فرمائی اور قرآن کریم کی پیشینگوئی کے مطابق اُن کے اعمال و کردار اور کارناموں نے دُنیا کو دکھلا دیا کہ انہوں نے اپنے اقتدار کو اسی کام میں استعمال کیا کہ نمازیں قائم کیں، زکوٰۃ کا نظام مضبوط کیا، اچھے کاموں کو رواج دیا اور بُرے کاموں کا راستہ بند کیا۔

اس لیے علماء نے فرمایا کہ یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ خلفاء راشدین سب کے سب اسی بشارت کے مصداق ہیں اور جو نظام خلافت ان کے زمانہ میں قائم ہوا وہ حق و صحیح اور عین اللہ تعالیٰ کے ارادے اور رضا اور پیشگی خبر کے مطابق ہے"۔[۱۲]

اس کے برخلاف ذرا آج کی دُنیا اور اس میں درجنوں اسلامی حکومتوں پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ ان میں کتنے ایسے ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام انجام دیتے ہیں؟ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے یعنی قرآن و سنت کے مطابق زندگی گذارنے کی سعی کرنا تو درکنار خود بھی اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں پر نہیں چلتے بلکہ اس کے خلاف کھلے بازار عمل کر کے دین و اسلام کا جنازہ نکال رہے ہیں۔

ایسے حکومت والوں کے لیے ہم چند احادیث پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں (اور ہمیں) ہدایت نصیب فرمائے اور اپنے فرائض کو ادا کرنے کی نیک توفیق اور ہمت و استقلال نصیب فرمائے۔ آمین

تقریباً سوا لاکھ ایمان و یقین سے لبریز حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساری دنیا پر بھاری تھے اور ہم ایک سو بیس کروڑ نام کے مسلمان دُنیا میں چوہوں کی طرح زندگی گذار رہے ہیں۔ وجہ یہی ہے کہ ہم میں سے کسی نے بھی اپنی حکومت کی ذمہ داری کا حق ادا نہ کیا اور اسی لیے ہماری نہ کوئی وقعت رہی نہ دبدبہ! ہم ذلت کی زندگی گذار رہے ہیں (انا للہ و انا الیہ راجعون) عراق کا تازہ ترین واقعہ ہمارے سامنے ہے ۔

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تُو نے ۔۔۔ وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی دس یا اس سے

زیادہ افراد پر حاکم بنا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حالت میں لائیں گے کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کا طوق ہوں گے پھر اس کی نیکی اس کو چھڑائے گی، اس کا گناہ اس کو ہلاک کر دے گا۔ اس کا پہلا نتیجہ ملامت ہے، درمیان میں ندامت اور آخر میں قیامت کے دن کی رسوائی۔ (بینات ۳/۵/۲ بحوالہ مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اس کا پہلا نتیجہ ملامت ہے، دوسرا ندامت ہے اور تیسرا نتیجہ قیامت کے دن کا عذاب ہے مگر جو عدل کرے۔ (مجمع الزوائد)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تم لوگ حکومت کی حرص کرو گے اور یہ قیامت کے دن ندامت ہوگی، پس یہ جب دودھ پلاتی ہے تو خوب پلاتی ہے اور جب دودھ چھڑاتی ہے تو بری طرح چھڑاتی ہے۔ (بخاری و مشکوٰۃ از بینات)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی نگہبانی سپرد کی ہو اور اس میں اس نے دھوکہ بازی سے کام لیا ہو پھر اسے جنت مل جائے، بلکہ جب وہ مرے گا تو ایسی حالت میں مرے گا کہ جنت اس پر حرام کر دی گئی ہوگی۔ (متفق علیہ عن معقل بن یسارؓ)

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کی جماعت میں سے تعلقات کی وجہ سے کسی ایسے شخص کو امورِ حکومت کی ذمہ داری سونپی کہ اس سے زیادہ نیک ان میں موجود تھا تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کی، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کی اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کی۔ (حاکم عن ابن عباسؓ)

(۵) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی نماز قبول نہیں فرماتے۔ (البلاغ ۲۵، ۳، ۲۰)

(۶) حضور سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کے امر میں کسی شے کا والی ہوا اسکو بروزِ قیامت لایا جائے گا یہاں تک کہ جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا، پس اگر وہ نیکو کار تھا تو نجات پا جائے گا اور اگر اُس نے دیانتداری سے کام نہیں کیا ہو گا تو اُس سمیت پل پھٹ جائے گا اور یہ جہنم کی گہرائی میں ستر سال تک گرتا رہے گا۔ (الفاروق ۶، ۳، ۳۲ بحوالہ حیاۃ الصحابہؓ)

(۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکومت کے طلبگار نہ بنو کیونکہ حکومت و سرداری اگر تمہاری خواہش و طلب پر تمہیں دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (حالانکہ منصب حکومت کی ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ان کو پورا کرنا ممکن نہیں) اور اگر بغیر طلب و خواہش کے حکومت و امارت تمہیں دی گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ (متفق علیہ از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار! تم میں سے ہر شخص اپنی رعیت کا نگہبان ہے اور قیامت کے دن تم میں سے ہر شخص سے اپنی رعیت کے بارے میں جواب طلبی (باز پرس) ہوگی۔ (متفق علیہ از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عادل حکمران اللہ کے یہاں (بروز قیامت) نور کے ممبروں پر ہوں گے جو رحمن کے دائیں ہاتھ کی طرف ہوں گے اور رحمن کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں، اور عادل حکمران وہ ہیں جو اپنے تمام احکام و فیصلوں میں، اپنے اہل میں اور اپنے زیر تصرف معاملات میں انصاف سے کام لے گا۔ (مسلم از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے اللہ! جس کو میری اُمت کے اُمور میں سے کسی اَمر میں والی و حکمران بنایا گیا اور اس نے میری اُمت کے لوگوں پر سختی و مشقت مسلط کی، اے اللہ! تُو بھی اُس پر سختی مُسلّط کردے اور جس نے میری اُمت کے ساتھ نرمی برتی تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما۔ (مسلم از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۱۱) حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حکومت و سرداری حاصل کرکے اپنی رعایا پر حکمرانی کرے اور اُن پر ظلم کرتا ہو اور اُن کے حقوق میں خیانت کرتا ہُوا مر جائے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کردیں گے۔ (مسلم از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۱۲) حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو کسی جگہ کا حاکم بنائیں اور وہ وہاں کے لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیرخواہی کا معاملہ نہ کرے تو بروز قیامت وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ (مسلم از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۱۳) حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب اور مرتبہ کے اعتبار سے اللہ کے سب سے زیادہ قریب عادل حکمران ہوگا اور لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کے یہاں ناپسندیدہ اور عذاب کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جو ظالم حکمران ہوگا۔ (مسلم از اقراء ۵-۹-۱۰)

(۱۴) حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی ناجائز اَمر کو ہوتے ہوئے دیکھے، اگر اُس پر قدرت ہو کہ اُس کو ہاتھ سے بند کردے تو اُس کو بند کردے، اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کردے، اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا سمجھے، اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔ (مسلم از فضائل تبلیغ ص۸)

(۱۵) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر جہاد اُس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے

(باقی ص۵۷ پر)